SMS4U
8/30/2021
zakirghani66@gmail.com

آواز کیا چیز ہے؟

آواز اس شکل و کیفیت مخصوصہ کا نام ہے کہ ہوا یا پانی وغیرہ جسم نرم وتر میں قرع یا قلع سے پیدا ہوتی ہے۔(البیان شافیا لحکم فونوجرافیا)
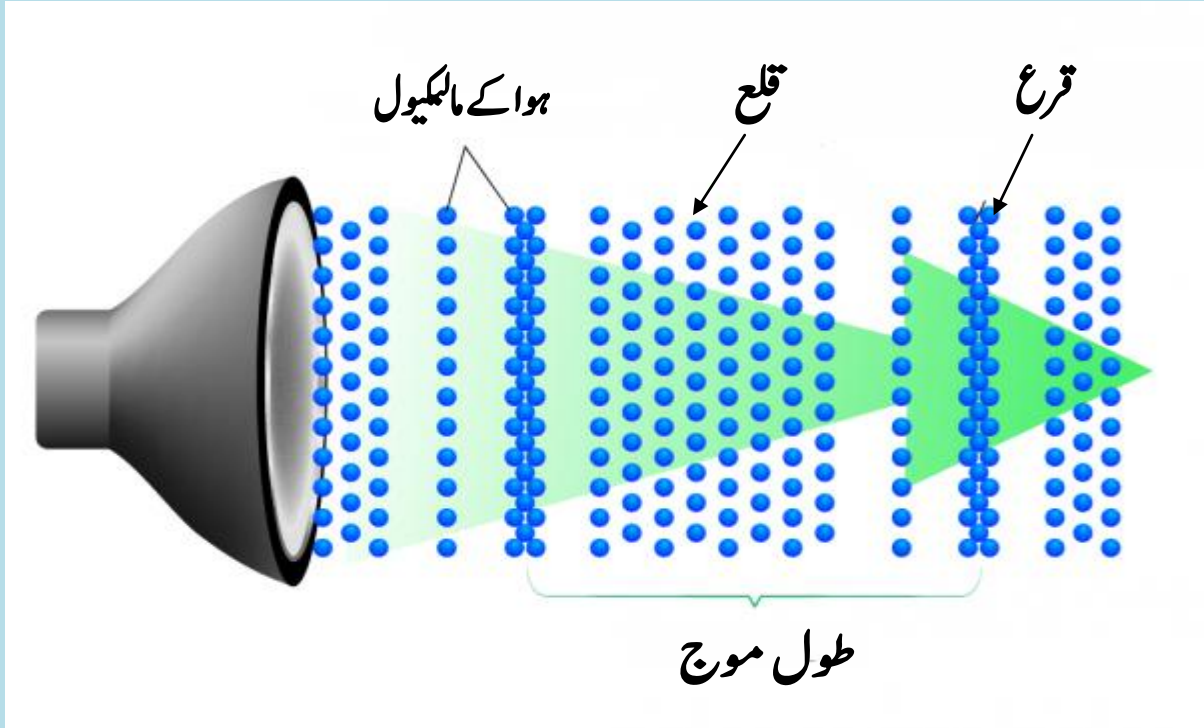
قرع: ایک جسم کا دوسرے سے بقوت ملنا جسے قرع کہتے ہیں ۔(البیان شافیا لحکم فونوجرافیا)

قلع : ایک جسم کا دوسرے سے بسختی جدا ہونا کہ قلع کہلاتا ہے۔(البیان شافیا لحکم فونوجرافیا)

آواز کیسے پیدا ہوتی ہے

صورت قرع کی فرع ہے کہ زبان وگلوئے متکلم وقت تکلم کی حرکت ہوائے دہن کو بجا کر اس میں اشکال حرفیہ پیدا کرتی ہے ۔(البیان شافیا حکم فونو جرافیا)

قرع : ایک جسم کا دوسرے سے بقوت ملنا جسے قرع کہتے ہیں ۔(البیان شافیا حکم فونو جرافیا)

فرع : وہ جس کی اصل کوئی اور چیز ہو۔

گلو : حلق

متکلم : بات کرنے والا

تکلم : بات چیت

دہن : منھ

آواز کان تک کیسے پہنچتی ہے؟

قرع اول سے کہ ہوائے اول متحرک ومتشکل ہوئی تھی اس کی جنبش نے برابر والی ہوا کو قرع کیا اس سے وہی اشکال ہوائے دوم میں بنیں اس کی حرکت نے متصل کی ہوا کو دھکا دیا اب اس ہوائے سوم میں مرتسم ہوئیں یوں ہی ہوا کے حصے بروجہ تموج ایک دوسرے کو قرع کرتے اور بوجہ قرع وہی اشکال سب میں بنتے چلے گئے یہاں تک کہ سوراخ گوش میں جو ایک پٹھا بچھا اور پردہ کھچا ہے یہ موجی سلسلہ اس تک پہنچا اور وہاں کی ہوائے متصل نے متشکل ہو کر اس پٹھے کو بجایا یہاں بھی بوجہ جوف ہوا بھری ہے اس قرع نے اس میں بھی وہی اشکال وکیفیات جن کا نام آواز تھا پیدا کیں اور اس ذریعہ سے لوح مشترک میں مرتسم ہو کر نفس ناطقہ کے سامنے حاضر ہوئیں۔(البیان شافیا حکم فونو جرافیا)

قرع : ایک جسم کا دوسرے سے بقوت ملنا جسے قرع کہتے ہیں ۔(البیان شافیا حکم فونو جرافیا)

متحرک : حرکت کرنے والا

متشکل : شکل اختیار کرنا

جنبش : حرکت

متصل، مجاور : قریب، پاس

مرتسم : نقش (ٹھپا)

تموج : یعنی ہوا میں موج پیدا ہونا۔ (البیان شافیا حکم فونوجرافیا)

گوش : کان

نفس ناطقہ : یعنی روح۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ح۲ ص ۲۴۷)

ہوا میں آواز کی کاپیاں چھپتی ہے

آواز کا شخص اول کہ مثلا ہوائے دہن متکلم میں پیدا ہوا کبھی ہمیں مسموع نہیں ہوتا اس کی کاپیاں ہی چھپتی ہوئی ہمارے کان تک پہنچتی ہیں اور اسی کو اس آواز کا سننا کہا جاتا ہے۔ (البیان شافیا حکم فونوجرافیا)

مسموع : سنا گیا۔

آواز تموج سے نہیں بلکہ قلع وقرع سے پیدا ہوتی ہے

آواز کا ظاہری وعادی سبب قریب قلع وقرع ہے۔ فقیر نے اس میں قدماء کا خلاف کیا ہے عملا بالمتیقن تجافیا عن الجزاف (یقینی بات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اور بے تکی اور بے اصولی باتوں سے کنارہ کش ہوتے ہوئے۔ت) وہ قلع وقرع کو سبب بعید اور تموج کو سبب قریب بتاتے ہیں یعنی قرع سے ہوا میں تموج ہوا اور تموج سے وہ شکل وکیفیت کہ مسمّٰی بہ آواز ہے پیدا ہوتی ہے۔

آواز دور سے کیوں سنائی نہیں دیتی؟

قرع نے بوجہ لطافت اس مجاور کو جنبش دی اس کی جنبش نے اپنے متصل کو قرع کیا اور وہی ٹھپا کہ اس میں بنا تھا اس میں اتر گیا یونہی آواز کی کاپیاں ہوتی چلیں گئیں اگرچہ جتنا فصل بڑھتا اور وسائط زیادہ ہوتے جاتے ہیں تموج وقرع میں ضعف آتا جاتا اور ٹھپا ہلکا پڑتا ہے ولہٰذا دور کی آواز کم سنائی دیتی ہے اور حروف صاف سمجھ نہیں آتے یہاں تک کہ ایک حد پر تموج کہ موجب قرع آئندہ تھا ختم ہو جاتا ہے اور عدم قرع سے اس تشکل کی کاپی برابر والی ہوا میں نہیں اترتی آواز یہیں تک ختم ہو جاتی ہے۔ (البیان شافیا حکم فونوجرافیا)

متصل، مجاور : قریب، پاس۔

تموج ایک مخروطی شکل میں ہوتا ہے

یہ تموج ایک مخروطی شکل پر ہوتا ہے جس کا قاعدہ اس متحرک و محرک اول کی طرف ہے اور راس اس کے تمام اطراف مقابلہ میں جہاں تک کوئی مانع نہ ہو جس طرح زمین یہ مخروط ظلی اور آنکھ سے مخروط شعاعی، نہیں نہیں بلکہ جس طرح آفتاب سے مخروط نوری نکلتا ہے کہ ہر جانب ایک مخروط ہوتا ہے بخلاف مخروط ظل کہ صرف جہت مقابل جرم مضی مخروط شعاع بصر کہ تنہا سمت مواجہہ میں بنتا ہے۔(البیان شافیا لفونوجرافیا)

متحرک : حرکت کرنے والا

محرک : حرکت دینے والا

مخروط : گاجر کی شکل کا۔
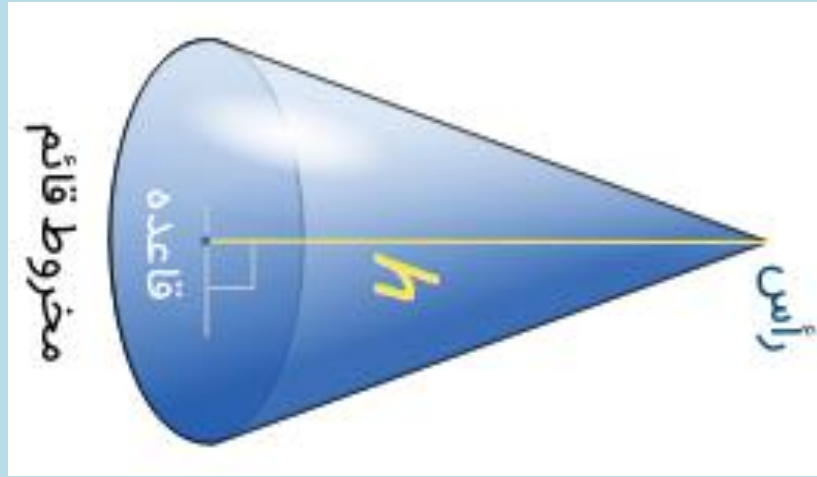
ہر جانب ایک مخروط
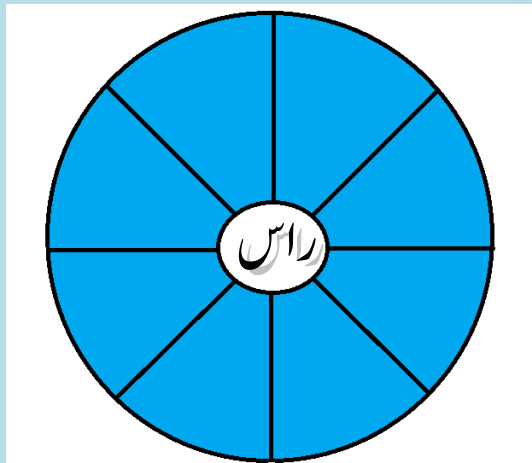
صدا کسے کہتے ہیں؟

گنبد کے اندر یا پہاڑ یا چکنی گچ کردہ دیوار کے پاس اور کبھی صحرا میں بھی خود اپنی آواز پلٹ کر دوبارہ سنائی دیتی ہے جسے عربی میں صدا کہتے ہیں۔(البیان شافیا حکم فونو جرافیا)

صدا کیوں سنائی دیتی ہے

اس قول ثانی کی صحیح وصاف تعبیر وہی ہے جو مواقف ومقاصد میں فرمائی یعنی مثلا مقاومت جبل سے یہ ہوا تو رک گئی مگر اس کا دھکا وہاں کی ہوا کو لگا اور اس کے قرع سے اس میں تشکل وتحرک آیا آواز کا ٹھپا اس میں سے اس میں اتر گیا اور یہ رک گئی کہ نہ اس میں تحرک رہا نہ تشکل۔

ثم اقول: (پھر میں کہتا ہوں۔ت) شاید قائل کہہ سکے کہ پہلا قول اظہر ہے کہ مصادمت اجسام میں وہی پیش نظر ہے قوت محرکہ جتنی طاقت سے حرکت دیتی ہے پھینکا ہوا جسم اگر راہ میں مانع سے نہیں ملتا اس طاقت کو پورا کرکے رک جاتا ہے اور اگر طاقت باقی ہے اور بیچ میں مقاوم مل گیا تصادم واقع ہوتا ہے اور وہ جسم ٹھوکر کھا کر بقیہ طاقت تحریک کے قدر پیچھے لوٹتا ہے یوں اس قوت کو پورا کرتا ہے جیسے گیند بقوت زمین پر مارنے سے مشاہدہ ہے اور جواب دے سکتے ہیں کہ یہ اس حالت میں ہے کہ دونوں جانب سے تصادم ہو ہوا سا لطیف جسم پہاڑ کے صدمہ سے ٹکر کھا کر پلٹنا ضرور نہیں غایت یہ کہ پھیل جائے بہر حال کچھ سہی اتنا یقینی ہے کہ آواز وہی آواز متکلم ہے خواہ پہلی ہی ہوا اسے لئے ہوئے پلٹ آئی یا اس کے قرع سے آواز کی کاپی دوسری میں اتر گئی۔(البیان شافیا حکم فونو جرافیا)

کیا فونو گراف سے سنی جانی والی طبلہ کی آواز محض خیال ومثال؟

کوئی شک نہیں کہ جو کچھ فونو سے سنی گئی بعینہٖ وہی طبلہ کی آواز ہے اسی کو شرع نے حرام فرمایا تھا اور اسے خیال ومثال کہنا محض بے اصل خیال تھا۔

بالجملہ شک نہیں کہ طبلہ، سارنگی۔ڈھولک، ستار یا ناچ یا عورات کا گانا یا فحش گیت وغیرہ وغیرہ جن آوازوں کا فونو سے باہر سننا حرام ہے بلاشبہہ ان کا فونو سے بھی سننا حرام ہے نہ یہ کہ اسے محض تصویر وحکایت قرار دے کر حکم اصل سے جدا کر دیجئے یہ محض باطل وبے معنی ہے۔

اسی طرح فونو میں جب کسی قاری کی قراءت بھری گئی اور اشکال حرفیہ کہ ہوائے دہن پھر ہوائے مجاور میں بنی تھی اس آلہ میں مرتسم ہوئیں ان میں بھی وہی کلام عظیم مرسوم ہے اور جس طرح زبان قاری سے جو ادا ہوا قرآن ہی تھا۔یوہیں اب جو اس آلہ سے ادا ہوگا قرآن ہی ہوگا۔(البیان شافیا حکم فونو جرافیا)

فونو گراف : یہ ایک آلہ ہے جو ہوا میں موجود کیفیات کو ایک سلنڈر کو خرو چکر اس پے لکھتا ہے جس سے ہم آواز کو دوبارہ سن سکتے ہیں۔

آواز کو محفوظ کیا جاسکتا ہے

کیفیات اشکال کے تحفظ کا کوئی ذریعہ ہمارے پاس نہ تھا اب بمشیت الٰہی ایسا آلہ نکلا جس میں مسالے سے باذن اللہ تعالیٰ یہ قوت پیدا ہوئی کہ ہوائے عصبہ مفروشہ کی طرح ہوائے متموج کی ان اشکال حرفیہ وصوتیہ سے متشکل ہو اور اپنے یبس وصلابت کے سبب ایک زمانہ تک انھیں محفوظ رکھے۔(البیان شافیا حکم فونو جرافیا)

یبس : سوکھا ہونا۔

صلابت : سخت ہونا۔